خطبۂ جمعہ

عنوان

جہنم سے نجات دلانے والے اعمال

(حصہ سوم)

خطیب

ایڈوکیٹ فیض سید

تاریخ

7 اگست 2026

مقام

اخلاص

روہیلہ گلی، اورنگ آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِینَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیٰ رَسُولِہِ الۡکَرِیمِ، وَعَلَیٰ آلِہِ وَأَصۡحَابِہِ أَجۡمَعِینَ۔رَبِّ اشۡرَحۡ لِي صَدۡرِي، وَیَسِّرۡ لِي أَمۡرِي، وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّن لِّسَانِي ، یَفۡقَھُوا قَوۡلِي۔وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الۡقُرۡآنِ الۡمَجِیدِ:

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیمِ ،بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

« فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ » أَمَّا بَعۡدُ!

تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لیے لائق وزیبا ہیں جو تمام جہانوں کا بنانے والا اور اس کا پالنے والا ہے، اور درود و سلام ہو اس کے آخری نبی محمد ﷺ پر۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

پچھلی مرتبہ ہم نے جو پوائنٹس لیے تھے جس میں ہمارا ٹاپک تھا: ''**جہنم سے نجات دلانے والے اعمال**'' یعنی ''**جہنم سے آزادی دلانے والے اعمال**''

وہ پہلی کڑی ہم نے لی تھی جس میں ہم نے دیکھا تھا کہ جہنم سے بچانے کے لیے جو سب سے اہم عمل ہے، وہ ''**توحید**'' ہے۔ پچھلے جمعہ ہم نے صرف ایک ہی پوائنٹ لیا تھا۔اس کے بعد پھر ہم نے دوسرے جمعہ میں اور چار اضافی پوائنٹ لیے تھے جس میں ہم نے دیکھا تھا کہ وہ کون سے اعمال ہیں جو جہنم کو نجات دلا سکتے ہیں، اور اس میں ہم نے ''**اخلاص**'' دیکھا تھا، ''**تقویٰ**'' دیکھا تھا، اور بھی چیزیں اس کے اندر ہم نے شامل کی تھیں۔

اب آگے ہم چند اعمال جن کے کرنے سے ایک انسان جہنم سے بچ سکتا ہے اور جنت میں داخل ہو سکتا ہے ہم دیکھیں گے، اور یہ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن میں یہ بات بیان کر دی ہے اللہ فرماتا ہے:

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ [سورۃ آل عمران:185]

جو جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں ڈال دیا گیا، وہ یقیناً کامیاب ہو گیا

تو ہماری اصل کامیابی (Ultimate Success) وہ یہ ہے کہ ہم جہنم سے بچا لیے جائیں اور جنت میں ڈال دیے جائیں تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔

تو اسی کڑی کے اندر انشاء اللہ العزیز میں چند اور اضافی پوائنٹ آپ کے سامنے رکھوں گا اور آج ہم چند اور نکات دیکھیں گے کہ جہنم سے وہ کون سے اعمال ہیں جو ہم کو بچا سکتے ہیں، جو کہ ہماری اس سیریز کا پانچواں پوائنٹ ہوگا۔

پانچواں وہ عمل جس کے کرنے سے ایک انسان جہنم سے بچ سکتا ہے اور جنت میں اس کو داخلہ مل سکتا ہے وہ ہے،

پوائنٹ نمبر 5 :روزے کا رکھنا:

یہ بڑی اہم چیز ہے یہ جہنم سے نجات کا بڑا اہم ذریعہ ہے۔اسی لیے کہ ہم دیکھتے ہیں شریعت کے اندر کئی چیزوں کے کفارے میں روزے کا حکم دیا گیا ہے۔

- اگر آپ نے قسم توڑ دی، تو اس کے بدلے اتنے اتنے روزے رکھ لو۔
- اگر نذر مانی تھی توڑ دی، تو اس کے اتنے روزے رکھ لو۔
- حج کے اندر فلاں عمل میں کچھ کوتاہی ہو گئی تو کفارے کے اندر روزے رکھ لو۔
- اسی طرح انسان نے روزے کی حالت میں بیوی سے ہم بستری کر لی، تو پھر کفارے میں دو مہینے کے روزے رکھو لو۔
- کسی سے قتلِ خطا (By Mistake Murder) ہو گیا، تو روزے رکھ لو۔

Murder By Mistake

ایسی کئی عبادتیں ہیں جس کے اندر کفارے کے طور پر روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

جب ہم روزہ کہہ رہے ہیں تو یاد رکھیے اس میں فرض روزہ اور نفل روزہ دونوں شامل ہے، تو آیئے دیکھتے ہیں روزہ کس طرح جہنم سے بچاتا ہے؟

سنن ابن ماجہ کی روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **"روزہ جہنم سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں ڈھال ہوتی ہے"** [سنن ابن ماجہ:1639]

تو یہاں اس حدیث کے اندر نبی اکرم ﷺ فرمارہے ہیں روزہ جہنم سے ڈھال ہے، کیسی ڈھال ہے؟ جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص جنگ کے اندر اپنے آپ کو سیف گارڈ کرنے کے لیے ڈھال رکھتا ہے، روزہ اسی طرح سے ایک ڈھال ہے، مطلب جہنم کی آگ سے حفاظت کا ذریعہ ہے، تو ہمیں روزہ رکھنا چاہیے۔

اور یہ نہ صرف ایک ذریعہ ہے، بلکہ ایک روایت کے اندر آتا ہے، یہ انسان کو جہنم سے دور کر دیتا ہے۔

جیسے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کر دے گا" [صحیح بخاری:2840]

تو اس سے یہ پتا چلا روزہ بڑی اہم چیز ہے ہمیں کوشش کرنا چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ روزے رکھیں، کیونکہ روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے اور کئی چیزوں کا یہ کفارہ ہے۔ رمضان کے روزے تو فرض ہیں ہی لیکن رمضان کے علاوہ شوال کے روزے کا بھی حکم ہے،

"آپ ﷺ نے کہا: شوال کے چھ روزے رکھ لو" [صحیح مسلم:2758]

اس کے بعد ہر ہفتے میں **"آپ ﷺ پیر اور جمعرات، Monday اور Thursday کا روزہ رکھا کرتے تھے"** [سنن ابن ماجہ:1740]

اسی طرح ایام بیض کے روزے، مطلب جو Lunar Calendar ہوتا ہے اس کے اندر ہر مہینے جو 13، 14 اور 15 تاریخ ہوتی ہیں اسے ایام بیض کہتے ہیں

"نبی ﷺ نے وہ تین دن روزے رکھنے کا حکم دیا" [سنن ابوداؤد:2449]

اس کی فضیلت یہ بتائی کہ جو سال بھر ایام بیض کے روزے رکھے گویا اس نے پورے سال روزے رکھا، کیونکہ "ایک عمل کا بدلہ اللہ دس تک بڑھا دیتا ہے"، تو تین روزے آپ نے مہینے میں رکھ لیے یہ تو تیس کا اجر ملا آپ کو، اگر پورے سال رکھے گویا آپ نے سارے سال روزے رکھے۔

اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ اور بھی روزے رکھتے تھے، جیسے آپ ﷺ کے تعلق سے آتا ہے کہ :

" آپ ﷺ ایک سے لے کر نو ذوالحجہ تک کے روزے رکھا کرتے تھے " [سنن ابوداؤد:2437]

اسی طرح روایت میں آتا ہے کہ **" آپ ﷺ نے محرم کے روزے رکھے، اور دس محرم کا بھی روزہ رکھا "** [صحیح مسلم:2658]

اسی طرح **" آپ ﷺ کے تعلق سے آتا تھا کہ آپ ﷺ شعبان میں بھی روزے کثرت سے رکھتے تھے "** [صحیح بخاری:1970]

پورے مہینے کے نہیں لیکن بہت رکھا کرتے تھے۔

تو گویا نبی اکرم ﷺ کے معمول سے پتا چلتا ہے ہم نے بھی کثرت سے روزے رکھنے چاہئیں اور روزہ جہنم کی ایک طرح سے آگ سے ہمارے نجات کا، پناہ کا، ڈھال کا، حفاظت کا، بچاؤ کا ذریعہ ہے یاد رکھیے۔

کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم آج کل لوگ صحت کے بہت زیادہ قائل ہیں تو لوگ بتا رہے ہیں کہ انٹر میٹنٹ فاسٹنگ (Intermittent Fasting) آپ کو کرنا چاہیے، دن میں اتنے گھنٹے نہیں کھانا چاہیے، اتنے گھنٹے کھانا چاہیے، تو ہفتے میں صرف دو دن روزہ رکھ لیا وہ اس کی برابری، اس کا متبادل ہے یاد رکھیے، کیونکہ ہفتے کے سات دن میں سے آپ نے دو دن روزہ رکھا پیر اور جمعرات کا، ثواب کا ثواب ملا، انٹر میٹنٹ فاسٹنگ کی فاسٹنگ بھی ہو گئی، باڈی نے اپنے آپ کو اور جس کو کہیں گے واپس سے تیار کیا اور بھوک کی وجہ سے اپنے ڈیڈ سیلز (Dead Cells) کو باڈی خود بخود کھاتی ہے، جس کو کہتے ہیں جو ایکسٹرا اس کے اندر چیزیں آتی ہیں اس کو نکال بھی دیتی ہے یاد رکھیے، تو یہ بھی آپ کر سکتے ہیں۔

مہینے میں تین رکھ لیتے ہو گویا آپ نے مہینہ کا دس فیصد روزہ رکھ لیا، تو یہ سب چیزیں آل ریڈی ہمارے پاس موجود ہیں، سال میں آپ نے رمضان کے روزے رکھے، تو اس کے تو بڑے فائدے اور فوائد ہیں یاد رکھیے، تو ہمیں روزے کے تعلق سے ایک معمول بنانا چاہیے اور فرض روزوں کے علاوہ بھی رکھنا چاہیے۔

ہمارے ملکِ عزیز انڈیا میں روزوں کا اتنا، نفل روزوں کی اتنی پابندی نہیں ہے، لیکن آپ جیسا گلف (Gulf) وغیرہ میں جائیں گے تو ایک عمومی بات ہے کہ اگر منڈے کا دن ہے یا تھرسڈے کا دن ہے تو وہ آدمی روزے سے ہوگا۔ ایک دم عام بات ہے مطلب کہ کچھ لوگ منڈے کو کھانا کھائیں گے آپ کے ساتھ، کچھ لوگ کھانا نہیں کھائیں گے، اس لیے کہ وہ روزے سے ہیں، وہاں عام ہے۔ یہاں تھوڑا سا عام نہیں ہے تو تھوڑا مشکل ہوتا ہے۔

دوسرا یہ کہ آپ نے روزہ رکھ لیا تو آپ اللہ کے ولی بن جاتے ہیں سماج کے اندر، اب وہ بھی آدمی کو کبھی کبھار مشکل ہوتا ہے برداشت کرنا۔ مثال کے طور پر ایک آدمی روزہ رکھا لیکن اس سے خطا بھی ہو گئی، لوگ کہتے ہیں " **ہاں بڑے روزے رکھ رہے پیر، جمعرات کے لیکن یہ غلطی بھی کر رہے ہیں** "، مطلب ایک آدمی کی نیکی سے اس کے گناہوں کا کیا معاملہ کہ اگر وہ نیکی کر رہا ہے تو وہ اگر گناہ ہو رہے ہیں تو نیکی بھی چھوڑ دے؟ ہمارے پاس یہ بھی ہوتا ہے کہ بھائی تم تو پیر، جمعرات کے روزے رکھتے ہو لیکن اسکول کو چھٹیاں مار لے رہے، اب بچہ بولتا ہے مطلب اس کا کیا کنکشن ہے کہ " **میں پھر روزے چھوڑ دوں کیا؟** " تو مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنا ہے تو نیکی بھی چھوڑ دو۔

تو یہ بھی مسئلہ ہے یاد رکھیے۔ تو ویسا نہیں ہے، کامن چیز ہے، ایک سنت چیز ہے، ہونا چاہیے، رکھنا چاہیے، ایک معمول ہونا چاہیے یاد رکھیے۔ تو یہاں ہم نے دیکھا کہ روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے، دوسرا ہم نے دیکھا کہ ستر سال کی مسافت دور کر دیتا ہے۔

ایک روایت جامع ترمذی کی اس میں یہ الفاظ آتے ہیں:

" جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ایسی خندق بنا دیتا ہے جو اتنی لمبی ہے جتنی زمین و آسمان کا فاصلہ ہے " [سنن ترمذی:1624]

انسان ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان خندق، ایک کھائی، ایک ڈفرنس، ایک پارٹیشن بو لیے، وہ اتنا کر دیتا ہے، وہ اتنا بڑا ہے جتنی زمین و آسمان کا فاصلہ، اور زمین و آسمان کا فاصلہ کتنا ہے؟ یاد رکھیے ان امیجنیبل! (Unimaginable)! سائنس خود یہ کہہ رہی ہے کہ پہلا آسمان ہماری اس یونیورس کے بعد

ہو گا! اس کے بعد! اور آج جو یونیورس کو ہم دیکھ سکتے ہیں وہ ہے **2 ٹریلین لائٹ ایئرز** دیکھ سکتے ہیں، اس کے بعد ہو گا، مطلب فاصلہ مطلب میں کہہ رہا ہوں ان امیجینیبل ہے، سپر کمپیوٹرز لگیں گے صرف حساب لگانے کے لیے کتنا اور پہلے آسمان سے، ابھی پہلا آسمان نہیں ہے وہ کہہ رہے اس کے آگے بھی گیلیکسیز ابھی باقی ہیں، اس کے آگے بھی دنیا دیکھنا باقی ہے، اس کے آگے بھی اور ڈسٹنسز ہو سکتے ہیں۔

بہر حال اتنا فاصلہ اللہ تعالیٰ جتنی زمین و آسمان کے بیچ میں ہے اتنا کر دیتا ہے صرف ایک دن کا روزہ اگر کوئی شخص رکھتا ہے، تو یاد رکھیے ہمیں کوشش کرنا چاہیے کہ ہم کثرت سے نفل روزے رکھیں، معمول بنائیں، ویکلی ہو سکتا ہے تو دو، ویکلی دو نہیں ہو رہے تو مہینے میں تین جو ایامِ بیض کے ہوتے ہیں، کوشش کریں یا اس کے علاوہ رمضان کے علاوہ شوال کے ہو گئے، پھر ذوالحجہ کے ہو گئے، پھر جو محرم کے ہو گئے، کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیے یاد رکھیے تاکہ ان روزوں کا، نفل روزوں کا معمول ہمارا بنا رہے اور چلتا رہے۔

آیئے آگے کا پوائنٹ دیکھتے ہیں، چھٹا پوائنٹ، جہنم سے نجات دلانے والے اعمال میں جو ہم دیکھیں گے، یہ بڑا اہم پوائنٹ ہے اور بہت سارے لوگ اس کے تعلق سے مجھ سے پہلے بھی سوال کر چکے ہیں، وہ پوائنٹ اس طرح سے ہے۔

پوائنٹ نمبر 6 : چالیس دن تک تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ جو باجماعت نماز پڑھے گا، وہ جہنم سے دور ہو جاتا ہے:

لوگوں نے یہ سوال کیا تھا کہ، " **کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہیں**؟ " کئی بار سوال آتے تھے، تو یاد رکھیے یہ روایت صحیح ہے، چالیس دن تک جو تکبیرِ اولیٰ ، ' **تکبیرِ اولیٰ** ' سے مراد امام کے ساتھ ہو گا پھر، کیونکہ آپ کی تکبیر، تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ مطلب کوئی پڑھا رہا ہے تو آپ پڑھ رہے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ رہے اور امام جب کہتا ہے **'اللہ اکبر'**، وہ اس کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ **'ساتھ'** سے مراد ایک ساتھ میں بھی نہیں، اس کے کہنے کے بعد وہ اپنا کرے۔ مطلب ساتھ تھا وہ جماعت میں کھڑا تھا، صف میں کھڑا تھا۔ پہلی، دوسری، تیسری وہ کوئی مسئلہ نہیں صف میں کہاں کھڑا تھا، لیکن تکبیرِ اولیٰ میں تھا،

اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

" تکبیرِ اولیٰ بھی جس کی فوت نہ ہو، اس کے لیے دو چیزیں لکھ دی جاتی ہیں، دو باتیں اس شخص کے لیے لکھ دی جاتی ہیں: پہلا جہنم کی آگ سے نجات لکھ دی جاتی ہے اور دوسرا نفاق سے اس کو بری کر دیا جاتا ہے"

[سنن ترمذی: 241]

مطلب نفاق کے معاملے میں بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ تو اس شخص کو دو فائدے ہوتے ہیں،

پہلا آخرت کا فائدہ: جہنم سے بچے گا،

دوسرا دنیا کا فائدہ: نفاق سے بری کر دیتا ہے

اس شخص کو، کس شخص کو؟ جو چالیس دن تک امام کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ میں اس کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے، تو اس کو یہ فضیلت اور یہ دو فائدے ملتے ہیں اور ظاہر سی بات ہے منافق تو جہنم میں جائیں گے، تو جہنم سے جب نجات ہے تو وہ گناہوں سے وہ پاک ہو جاتا ہے اور خاص طور سے نفاق جیسی چیز سے وہ بچ جاتا ہے یاد رکھیے۔

اب یہ چالیس دن کیوں کہا جا رہا ہے؟ کیا بات ہے اس کے پیچھے؟ تو یاد رکھیے جب چالیس دن تک کوئی معمول، کوئی عمل کو آپ مسلسل کر رہے ہیں، تو پانچ نمازیں ہم روز پڑھ رہے ہیں، چالیس ڈیز تک ہم پڑھ رہے ہیں، تو دو سو نمازیں ہیں یہ، جب دو سو نمازوں کو مسلسل وقت پر، امام کے ساتھ پہنچ کر، تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ہم پڑھیں گے، تو ظاہر سی بات ہے ہم کو لائف ٹائم عادت ہو جائے گی اس کی۔ یہ اصل چیز ہے یاد رکھیے۔ ہم اس کے عادی بن جائیں گے۔ اگر کوئی اس کو یہ معنی میں لے رہا ہے کہ میں چالس دن تک تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھوں گا، جس کے لیے میں کچھ لوگ اپائنٹ کر دوں گا جیسے پی اے وغیرہ جو مجھے لے جا کے کھڑے کر دیں صف میں اگر میں لیٹ ہو رہا ہوں، میں لیٹ ہو رہا ہوں تو امام کو کہیں رک جائیے وہ صاحب آ رہے ہیں پھر وہ کر لوں، پھر چالیس دن کے بعد میں

کہوں کہ اب نماز کی مجھے ضرورت نہیں کیونکہ جہنم سے میں بری ہو گیا، نفاق سے میں بچ گیا، تو یہ تو اس نے کسٹمیری، مطلب اس کا سطحی فائدہ جس کو کہتے ہیں وہ اٹھایا، لیکن بنیادی فائدہ یہ تھا کہ جو چالیس دن تک پابندی کے ساتھ، اب تکبیرِ اولیٰ مطلب جب جماعت کھڑی ہو رہی تو اس نے وقت کی پابندی کی، مسجد پہنچا، امام کے پیچھے کھڑا رہا، اس کے بعد اس کے ساتھ نماز پڑھی، تو اس کو یہ فائدہ ملے گا، جب چالیس دن تک یہ عمل کوئی کرتا ہے تو اس کو زندگی بھر عادت ہو جانی چاہیے یاد رکھیے۔

اور کچھ Scientific Studies بھی موجود ہیں کہ 30 Days تک اگر آپ کوئی کام کو مسلسل کرتے رہیں چاہے تھوڑا سا کیوں نہ ہو، آپ کو لائف ٹائم وہ چیز یاد ہو جاتی ہے اور وہ کام آپ کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ افسوس کی بات ہے، یہ تب ہوتا ہے جب مینٹلی ہم نے یہ سوچا کہ یہ کام کو ہمیں ہمیشہ کرنا ہے جس کے لیے ہم 30 Days کوشش کر رہے ہیں۔ رمضان آرہا ہے، تیس دن تک عبادتیں: روزہ، نماز، تلاوتِ قرآن، اذکار، صدقات، ہم سب کر رہے ہیں، تہجد کا اہتمام، راتوں میں جاگ کر اللہ کی عبادتیں، مختلف چیزیں کر رہے ہیں۔ لیکن تیس دن کے بعد ہمارا دماغ بولتا ہے: ہو گیا تم نے جو اچیو کرنا تھا، اب چھوڑ دو۔

تو ہم کسٹمیریلی چیزوں کو کر رہے ہیں، اگر حقیقتاً کریں، کیونکہ میں یہ چالیس دن کا کیوں کہہ رہا ہوں؟ بہت سارے جگہ لوگ ایسے پروگرام آرگنائز کرتے ہیں: 'چالیس دن نماز کا اہتمام'، سب ایک دوسرے کو اٹھا رہے ہیں، لیکن وہ 41 ویں دن سب غائب ہو جاتے ہیں پھر۔ تو اس کا مطلب یہ جو حقیقی فائدہ تھا انہوں نے نہیں اٹھایا۔ چالیس دن آپ نے عبادت کی لیکن اس کا فائدہ جو ہونا چاہیے تھا باڈی کو عادت ہو جانا چاہیے تھا اس چیز کی، وہ چیز زندگی بھر کے لیے یاد ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ہو رہی۔

تو کوشش کریں، جس کو ہم عام زبان میں کہہ سکتے ہیں: دو سو قدم دور ہیں ہم جہنم سے! مطلب صرف دو سو قدم اٹھالو، ہمیشہ کے لیے اس سے بری ہو کے نکل جائیں گے۔ دو سو نمازیں ہیں ، چالیس دن ہیں، لیکن اس کا فائدہ یہ ہونا چاہیے: لائف ٹائم آپ نمازی بن گئے! آپ کو نماز کی عادت ہو گئی، کیونکہ چالس دن تک آپ باجماعت رہے،

اور اس کا دوسرا فائدہ کیا ہوگا معلوم؟ آپ آفس ٹائم پہ پہنچنا شروع کر دیں گے کیونکہ آپ تکبیرِ اولیٰ کے لیے جو آ رہے تھے تو آپ کو عادت ہو گئی کہ اب آپ لیٹ نہیں ہوں گے۔

پروکراسٹنیشن (Procrastination)، 'کل کروں گا کام' وہ چھوٹ جائے گا آپ کا، کیونکہ آپ کو آج، ابھی، ٹائم پر، تکبیرِ اولیٰ جا کے ملنا ہے! یہ جو عادت ہو گی نا، تو لائف ٹائم آپ کی پرسنالٹی ڈیولپ کر دے گی! یہ جو پورا آپ چالیس دن نمازیں پڑھ لیں گے نا، لائف ٹائم آپ کو کئی چیزوں کے بینیفٹ دیں گے، یہ معمولی چیزیں نہیں ہیں یاد رکھیے۔ یہ دین اور شریعت جو آپ کو چیزیں کرنے کا حکم دے رہی ہے جو کہ فرض بھی ہیں، اس کے کرنے کے ہم کو دوسرے دنیاوی فائدے بھی ہوتے ہیں، یہ دنیاوی نفع سے خالی نہیں ہوتیں عبادتیں۔

ایک عام مسلمان بھی اگر نمازیں پڑھتا رہے، اور سترہ رکعت بھی پڑھے جو کہ فرض ہوتی ہیں دن بھر میں: فجر کی دو، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین اور عشاء کی چار، تو سترہ مرتبہ وہ جو اٹھا اور بیٹھا، تو اس کی اتنی ایکسر سائز بھی تو ہوئی، دیکھیے ہم ایکسر سائز کے لیے نماز نہیں پڑھتے، لیکن ایکسر سائز کا فائدہ تو ہوا نا اس کو؟ مطلب کچھ نہ بھی کرے تو اس نے سترہ اسکوائٹس کیے نیچے بیٹھ کے اٹھا وہ نمازوں کے اندر رکعتوں میں۔ تو یہ بینیفٹ بائی ڈیفالٹ اس کے اندر ہیں، ہم اس کے لیے نماز نہیں پڑھتے، ہم روزہ اس لیے نہیں رکھتے کہ ہماری صحت کا معاملہ صحیح رہے، ہم اس لیے رکھتے ہیں کہ اللہ راضی ہو، لیکن دنیاوی فائدے ہیں نا اس کے ساتھ اٹیچ؟ بائی ڈیفالٹ ہے یہ، جیسا آپ نے حج کا سفر کیا، سفر ہے تو سفر میں جو چیزیں انسان سیکھتا ہے فائدے ہوئے نا آپ کو اس کے؟

تو یہ ساری چیزیں بڑی اہم ہیں۔ یہ 40 دن کی نمازیں، 200 نمازیں ہو رہی ہیں، جو اس کو تکبیرِ اولیٰ سے پڑھ لے، یہ جہنم سے بری کر دیا جاتا ہے، نفاق سے بری کر دیا جاتا ہے، ایک عمل کے دو بڑے فائدے ہیں، تو گویا جہنم سے دور ہونا ہے صرف 200 قدم اٹھانا ہے، ہمیشہ کے لیے انسان جہنم سے دور ہوتا ہے اور جب وہ یہ کرے گا تو زندگی بھر اس کو کرنے کی کوشش کرے گا۔

ساتواں پوائنٹ یہ وہ عمل جو جہنم سے ہم کو نجات دلاتا ہے وہ ہے،

پوائنٹ نمبر 7 : فجر اور عصر کی نماز کو ہمیشہ پڑھنا :

ابھی دیکھیے، پانچ نمازیں فرض ہی ہیں۔ یہ بولنے کی ضرورت ہی نہیں۔ سب کی سب اہم ہیں۔ یہ دو اور اہم ہیں۔ یعنی پانچ نمازیں فرض ہیں، سب کی سب اہم ہیں۔ کوئی ڈاؤٹ نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" اللہ تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ عمل پسند ہے وہ وہ ہے جو اس نے تم پر فرض قرار دیا ہے "

[صحیح البخاري:6502]

تو پانچ نمازیں فرض ہیں، یہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ رمضان کے روزے اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہیں، زکوۃ دینا اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے، نماز اور زکوۃ یہ سب سے زیادہ پسند ہے اس لیے اس کو فرض قرار دیا۔ تو ساری نمازیں اہم ہیں۔ یہ دو نمازیں اسپیشل ہیں تھوڑی سی۔

فجر کا تعلق تقریباً ہر چیزوں کے اندر آئے گا، جیسے فجر اور عصر، فجر اور عشاء، فجر اور عشاء کس پر مشکل ہے؟ منافق پر۔

فجر اور عصر پڑھنے والا فلاں فائدہ اٹھائے گا۔ جو رات میں عشاء پڑھ کے سوئے اور پھر فجر میں اٹھ جائے، پوری رات عبادت کا ثواب۔ تو فجر بڑی اسپیشل (Special) ہے۔ ہر چیز اس کے آگے پیچھے ہوتی ہے۔ علماء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر آپ کو کسی سے دعا کروانا ہے، جمعہ کے اندر نہیں! دعا کا اعلان کرنا ہے تو اہل فجر میں اعلان کرنا، فجر میں اعلان کرنا چاہیے، کیونکہ یہ اللہ کے متقی بندے ہیں جو نماز کو اس وقت آتے ہیں۔

یہ ظاہر سی بات ہے یہ آج کے فتویٰ ہیں۔ اس زمانے میں تو ہر کوئی نماز ہر بار پڑھتا تھا۔ آج وہ کہتے ہیں کہ اہل فجر میں اعلان کرو پھر کرنا ہے تو، کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح حاضر ہیں۔

تو بہر حال! ساری نمازیں اہم ہیں، ان کا زیادہ اہتمام کرنا۔ مطلب اس کو کوشش کرنا یہ چھوٹے نہ، اور کیوں کہا گیا یہ معلوم؟ اس لیے کہ یہ دو نمازیں، عموماً نماز سونے کی غفلت میں چلی جاتی ہیں۔ اس لیے ان کو خاص کہا گیا، جیسے کہ فجر کی نماز رات میں سونے کی غفلت میں جاتی ہے، اور آج تو خیر یہ لاک ڈاؤن کے بعد تو سسٹم ہی بدل گیا۔ ۱۲ بجے اٹھو، رات میں ۱۲ بجے تک کام کرو، تو ایک نیا سسٹم چالو ہو گیا۔ تو یہاں عصر نہیں چھوٹ رہی۔ عموماً، لیکن جو آدمی فجر سے اٹھ کے کام شروع کرتا ہے یا تہجد سے، اس کو ایک نیپ (قلیلولہ) ضروری ہے دوپہر میں۔

اور عرب اس ٹائم میں نیپ لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ بھی لیتے تھے، ظہر کے بعد کھانا، کھانے کے بعد نیپ جو عصر کے پہلے ختم ہو جاتا، قلیلولہ جس کو بولیے یا آرام، آج بھی آپ عرب کے علاقے میں رہتے ہیں اور ظہر کے بعد آپ نے کسی کے گھر کا کھٹکا دیا تو وہ کہیں گے: ' **یار کون بیوقوف ہے!، کون احمق ہے!** ' ، عقل نہیں ہے، ظہر کے بعد گھر آرہے ہو؟ کیونکہ وہ آرام کرتے ہیں۔

تو اس پر نمازیں چھوٹ جاتی تھی۔ اس لیے ان کو خاص کہا گیا۔ ان کو مِس (Miss) نہیں ہونے دینا چاہیے۔ کیونکہ امپورٹنٹ (Important) نمازیں ہیں، یہ دو نمازیں جہنم سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

اس کے تعلق سے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، صحیح مسلم کی روایت ہے،

"وہ شخص ہر گز آگ (جہنم) میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے یعنی فجر اور عصر کی نمازیں " [صحیح مسلم: 1436]

ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں (وقت پر) پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

[صحیح بخاري:574]

اسی طرح، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات کا قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی" [صحیح مسلم: 1491]

تو جو عشاء پڑھ کے سو جائے فجر میں اٹھنے کی نیت سے، نہ اٹھ پائے کسی وجہ سے، تو آدھی رات کا ثواب ملا۔ نیت ضروری ہے، اور اگر اٹھ گیا فجر میں اور فجر پڑھ لی، تو گویا پوری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا۔

دیکھیے! اللہ کی رحمت تو ہم کو ڈھانپنے کے لیے لگی ہے کہ دھکے دھکے پر مغفرت دی جائے، دھکے دھکے پر اجر دیا جائے، دھکے دھکے پر معاف کیا جائے بندوں کو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشا لوگوں کو جہنم میں ڈالنا نہیں ہے۔ اس کا مقصد ہے لوگوں کو جہنم سے بچا کر جنت میں لے جانا ہے۔

حتیٰ کہ ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" ایک دینی مجلس چل رہی تھی اللہ کہتا ہے: "اے فرشتو! سب کی مغفرت کر دو۔" تو فرشتے کہتے ہیں: "ان میں فلاں شخص بھی موجود تھا، سخت گناہ گار بندہ، وہاں سے گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ تو اللہ ارشاد فرماتا ہے: "میں نے اس کو بھی بخش دیا۔" [صحیح مسلم: 6839]

یہ ہے مجلس کی اہمیت جو اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھی تھی، تو دیکھیے! اللہ کی رحمت تلاش کر رہی ہے۔

اسی طرح اللہ رب العزت قرآن میں فرماتا ہے، اور یہ عصر کی نماز کے تعلق سے خاص اللہ فرماتا ہے:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ [سورۃ البقرہ:238]

نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز (عصر) کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو

تو یہاں قرآن میں حکم آ گیا۔ کیونکہ اس سے پہلے دو نمازیں ہیں اس کے بعد دو نمازیں ہیں۔ یہ بیچ والی نماز کہا گیا اس کو تو یہاں قرآن میں بھی اس کی تاکید آ گئی۔

عصر کی نماز چھوڑنے کا کیا نقصان ہو گا؟

وہ روایت اس طرح سے ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

" جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی تو گویا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال تباہ و برباد ہو گئے۔"

[صحیح مسلم: 1417]

ایک عصر کی نماز چھوڑنے کا افسوس ایک انسان کو روزِ قیامت میں اتنا ہوگا جیسے اس کے سارے رشتہ دار ایک ساتھ مر گئے اور اس کا سارا مال و دولت کھو گیا! سب لٹ گیا۔ مطلب آدمی کے پاس کچھ نہیں بچا، نہ لوگ نہ مال وہ حالت ہو جائے گی۔ سارے رشتہ دار مر گئے!

ایک بچے کی موت پر، ایک والدہ کی دنیا سے جانے پر، ایک والد کے گزر جانے پر، ایک دیگر رشتہ دار کے، ایک دوست کے جانے پر آدمی پریشان ہو جاتا ہے، ڈپریشن ہو جا رہا ہے، کونسلنگ کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ ایک عصر کی نماز چھوڑنے کا انجام یہ ہوگا اگر اس کو بتا دیا جائے کیا نقصان، کیا عذاب ملے گا، تو جو صدمہ اس کو پہنچے گا ایسا ہوگا جیسے سارے رشتہ دار مر گئے اور سارا مال لٹ گیا۔

تو عصر اور فجر دونوں اہم ہیں، یاد رکھیے۔ جہنم سے نجات کا ذریعہ ہیں اور جو یہ پڑھ لے، کیونکہ مشکل ہیں، تو باقی تو اس کے لیے پھر آسان ہے۔ فجر نیند کی وجہ سے جاتی ہے، عصر بھی نیند کی وجہ سے جا رہی ہے۔ اس میں جب وہ چاق و چوبند اٹھ کر پڑھ رہا ہے تو دیگر نمازیں تو وہ ایسے ٹائم پر آتی ہیں کہ آدمی کتنا بھی سوئے ظہر سے پہلے اٹھ جاتا ہے دھوپ کی تپش کی وجہ سے یا اس کو عادت نہیں ہوتی اتنی لمبی سونے کی۔ تو یہ نمازیں بڑی اہم ہیں۔

حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

" جو شخص نمازِ عصر چھوڑ دے تو اس کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔" [صحیح البخاري:553]

اس کا ایک طرح سے سب کچھ لٹ گیا، اب کیا ہے انسان کے پاس؟ اعمال تو اصل چیز ہے۔ یہی تو وہ سکہ ہے جو آخرت میں چلے گا، نجات کا ذریعہ بنے گا، اب یہ بھی چلا گیا، تو اعمال بھی چلے گئے، رشتہ دار بھی چلے گئے، مال بھی چلا گیا، صرف عصر کی ایک نماز چھوڑنے کے نتیجے میں!

ابھی تو فجر، ظہر، ہے نا؟ اس کے بعد مغرب، عشاء، ان کے بڑے فضائل ہیں۔

فجر اور عشاء کی نماز کے تعلق سے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

" اگر کسی کو ان کا ثواب بتا دیا جائے کہ فجر اور عشاء کی نماز کا ثواب کیا ہے، اس کو چلنا بھی اگر نہ آئے تو وہ اپنے کولہے اور اپنی شرمگاہ کے بل رگڑ رگڑ کے مسجد تک آئے گا۔" [سنن نسائي:672]

کیونکہ جب آدمی کے پیر نہیں چلتے تو کیا کرتا ہے؟ وہ آدمی ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور کمر سے آگے بڑھتا ہے۔ تو ویسے ہی چل کے آئیں گے تم، لیکن چھوڑیں گے نہیں فجر اور عشاء کی نماز۔

پوائنٹ نمبر 8: ظہر سے پہلے اور اس کے بعد چار چار رکعت نماز پڑھنا:

ظہر کی عام نمازیں جو ہیں چار مؤکدہ، چار فرض اور دو مؤکدہ ہے، یہ نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا۔ لیکن یہ جو روایت میں ہے خاص ہے۔ اور نفل نمازوں کو ہمیشہ دو دو کر کے ہی پڑھنا چاہیے۔ لیکن ظہر سے پہلے کی چار کی خصوصیت ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **" ظہر کے پہلے کی چار کو ایک ہی سلام سے پڑھنا چاہیے۔"** [سنن ابوداؤد:1270]

یہ حالانکہ نفل ہے لیکن اس کو ایک سلام سے پڑھنا ہے۔ تو یہی ایک نفل نماز ہے جو چار رکعت آپ پڑھ سکتے ہو ایک سلام سے پڑھنا ہے اور ظہر کے بعد میں انسان چار رکعت اور پڑھے۔ اس کی فضیلت کیا ہے سنیے؟

نبی اکرم ﷺ فرمایا:

" جو آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد بھی چار رکعت ہمیشہ پڑھتا رہے، تو اس سے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اس پر حرام قرار دیتا ہے۔" [سنن ترمذي:427]

جو شخص ہمیشہ چار رکعت پہلے اور چار رکعت بعد میں پڑھتا ہے، گویا اگر فرض بھی ملا لیں تو ۱۲ رکعت ہو جاتی ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے نجات دے دیتا ہے، اب کوئی یہ کہہ سکتا ہے: میں نے اب تک شروع نہیں کیا تھا، تو ابھی شروع کر دو!

' ہمیشہ ' سے مراد جتنی وہ کوشش کر سکتا ہے، کبھی وہ نہیں چھوڑتا ہے، ظاہر سی بات ہے بیماریاں ہیں، سفر ہے وغیرہ وغیرہ تو ہمیں چاہیے کہ چار پہلے اور چار بعد میں ظہر کا یہ معمول رکھیں، نہیں ہے تو اس کو بنا لیں، ابھی دیکھیے، میں نے کتنی آپ کے سامنے روایتیں رکھا اس سے پہلے کی، اس سے پہلے کی، سب نماز سے متعلق ہیں۔

نماز بڑی اہم عبادت ہے یاد رکھیں۔ یہ عبادتوں میں توحید کے بعد سب سے اہم عبادت ہے۔

یہ اتنی اہم ہے کہ علماء لکھتے ہیں کہ **توحید اور نماز جو مکمل پڑھتا ہے اپنے فرض، تو ہی اس کے روزے، زکوۃ اور حج قبول ہوتا ہے۔** **[فتاوی اسلامیہ جلد 2 صفحہ 169-170]**

علماء نے شرط (Condition) لگادی کہ جو آدمی توحید پر ہو اور نماز قائم کرتا ہو، تبھی اس کی زکوۃ قبول ہے، تبھی اس کا حج قبول ہے، تبھی اس کے روزے قبول ہیں۔

میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں جو یہ نہیں کر رہا، نماز نہیں پڑھا تو اب رمضان کے روزے بھی نہ رکھے کیونکہ میں نے نہیں پڑھا۔ چلو، شروع تو کرو، کہیں نہ کہیں تو اسٹارٹ لینا ہی پڑے گا۔ کہیں نہ کہیں سے توبہ کر کے آگے بڑھنا ہی پڑے گا نا! لیکن نماز اتنی اہم ہے کہ وہ کنڈیشن لگادیتے، تو یہ بڑی اہم چیز ہے۔

پوائنٹ نمبر 9: اللہ کے ڈر کی وجہ سے رونا:

یہ بھی انسان کو جہنم سے نجات دلانے والا عمل ہے، اور اللہ کے ڈر سے رونا کسی کو کھلے میں بھی آسکتا ہے، زیادہ افضل ہے کہ وہ اکیلے میں یہ کام کرے۔ لیکن ہو سکتا ہے رونا آجائے، جیسا کہ مثال کے طور پر امام کچھ پڑھا رہا ہو نماز میں، انسان کو بات سمجھتی ہے تو اس کو رونا آجاتا ہے، تو وہ نیچرل ہے۔

لیکن کوشش یہ کرے کہ وہ اکیلے میں کرے، یہ زیادہ افضل، زیادہ بہتر ہے۔ بہر حال وہ رونا آسکتا ہے اس کو، کسی درس میں آگیا، کسی بات کو سن کے آگیا، اللہ کی رحمت کو سن کے آگیا، اس کی مغفرت کو سن کر آگیا، اس کے رحم کو سن کر آگیا، اس کے جہنم سے ڈر کر آگیا، کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

لیکن اس بات کو یہاں بتادوں، کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے، کچھ جگہوں پہ لوگ کچھ چیزوں میں سسٹمز بنادیتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوئی نماز ہے، اس میں مخصوص ہے کہ امام مخصوص انداز سے لوگوں کو دعائیں پڑھاتا ہے، پھر لوگ مخصوص انداز سے سب روتے ہیں، اب اس میں کوئی نہ رویا تو سب اس کو دیکھتے ہیں: **' ارے! اتنے متقی پرہیزگار**

بن رہے، اتنی بڑی داڑھی ہے، رونا نہیں آیا ان کو؟ 'اب وہ آدمی شرماتا ہے، کیونکہ وہ جس بات پہ رو رہا تھا، وہ بات رونے کی تھی نہیں اس کے اندر! اس کو سمجھ نہیں رہا تھا تو وہ بولا میں نہیں رو پایا، لیکن لوگ اس سے اس کا ایمان اور تقویٰ معیار بنا رہے تو یہ بھی اچھی بات نہیں ہے۔ یہ صحیح طریقہ بھی نہیں ہے۔

تو یہ اہم چیز ہے یاد رکھیے، نبی اکرم ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ دیکھیے:

" اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھن میں واپس لوٹ جائے۔"

[سنن ترمذي:1633]

مطلب ناممکن ہے کہ وہ جہنم میں جائے، جو اللہ کے لیے رویا ہو! اور مثال میں آپ کیا کہہ رہے؟ جیسا کہ **انسان نے دودھ دھویا ایک جانور کا، اب واپس جائے گا کیا وہ تھن میں؟** نہیں جائے گا وہ! نکل گیا، ختم ہو گیا۔ تو کہا: اس طرح سے وہ جہنم میں نہیں جائے گا جس طرح سے دودھ واپس تھن میں نہیں جاتا جانور کے۔

ایک روایت میں الفاظ ہیں: **تین قسم کی آنکھیں جہنم کبھی نہیں دیکھیں گی۔**

اچھا، عربی کے اندر یہ بات ایک ایسی اصولی ہوتی ہے کہ کبھی کبھی پورے باڈی کو پارٹ سے ڈیفائن کیا جاتا ہے۔ پورے انسان کو اس کی چھوٹی چیز سے کرے، جیسے آنکھ جہنم میں نہیں جائیں گی مطلب انسان بھی نہیں جائے گا۔ چہرے کو جہنم سے بچالے گا مطلب انسان بھی نہیں جائے گا۔ مطلب پورا جسم ہی بچالیا جائے گا۔ کون کون سی تین آنکھیں نہیں دیکھیں گی؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

" ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کے ڈر سے آنسو بہائے ہوں، وہ جہنم نہیں دیکھیں گی۔

دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں مسلمان فوجوں کی حفاظت کے لیے پہرا دیا ہو۔

تیسری وہ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بچی ہو، یہ تینوں آنکھ جو ہے آگ (جہنم) نہیں دیکھیں گی۔ "

[المعجم الکبیر الطبرانی جلد 19 صفحہ 416]

تو جو پہلا ہے: جو آنکھ اللہ کے لیے روئی ہو۔ وہ جہنم کو نہیں دیکھیں گی، مطلب وہ جسم جہنم میں نہیں جائے گا اور اللہ کے لیے انسان تب روئے گا جب اس کو اللہ رب العزت کا تعارف ہو گا، وہ اپنے رب کو پہچانے گا، اس نے کیا احسانات کیے وہ جانے گا، اس کے رب نے اس کے لیے کیا کیا تیار کیا وہ سمجھے گا، اس کے رب نے اس پہ کتنا رحم اور کرم کیا وہ جانے گا، تب وہ روئیگا۔

اسی طرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے اور بڑی مشہور روایت ہے، لمبی ہے۔ اس روایت کے یہ الفاظ ہیں:

"سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا، اس دن جب جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایا نہ ہو گا، اس میں ایک شخص وہ ہے جس نے اکیلے میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہو اور اس کی آنکھیں روئی ہوں۔" [صحیح البخاري:660]

اور ظاہر ہے عرش کے سائے میں ہو گا مطلب جہنم سے نجات پائے گا، مطلب وہ جنت میں جانے والا ہو گا کیونکہ یہ بہت خاص چنے ہوئے لوگ ہیں۔ ویسے عرش کے سائے کے علاوہ اور بھی سائے ہیں، تقریباً ۱۲ یا ۱۳ سائے آتے ہیں روایتوں میں جس میں سات یہ ہیں، اور دوسری روایتوں میں سورۃ البقرہ کا سایا، سورۃ آلِ عمران کا سایا، صدقات کے سائے میں لوگ ہوں گے اور بھی ایسے سائے ہیں۔

تو اس میں اس روایت میں سات والی جو مشہور روایت ہے اس میں ہے کہ جو اللہ کے ڈر سے اکیلے میں، خلوت میں، علیحدگی میں اس نے رویا ہو، تو یہ آنکھ کو بھی یا اس انسان کو بھی اللہ تعالیٰ جہنم سے بچالے گا اور نجات دے گا، کتنی بڑی بات ہے، کتنی بڑی فضیلت ہے، تو ہمیں چاہیے کہ ان چیزوں کو ہم سمجھیں، ان عبادتوں کو ہم سمجھیں، رونے کا معاملہ تو اللہ کی کبریائی، بڑائی، اس کو پہچاننے کے بعد، اس کا تعارف ہونے کے بعد، اس کے رحم، جود، کرم اور ساری چیزوں کو جاننے کے بعد انسان خود بخود ہی عمل کرے گا، یاد رکھیں۔ تو اس سے متعلق ہے، تو یہ اعمال تھے جو آج میں نے کچھ مناسب سمجھے جو آپ کے سامنے رکھوں، وہ اعمال جو جہنم سے نجات دلانے والے ہیں۔

اگلے جمعہ انشاءاللہ العزیز ہم اس درس کو جاری رکھیں گے اور اگلے کچھ اور اہم اعمال ہیں، وہ بھی رکھنے کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ ہمارا مقصد یہی ہے کہ ہم جنت میں ڈالے جائیں اور جہنم سے بچائے جائیں، یا یوں کہوں جہنم سے بچائے جائیں اور جنت میں ڈالے جائیں، کیونکہ یہ بات تو طے ہے ہم دیکھ چکے ہیں: ہر آدمی جہنم پر پیش کیا جائے گا، سب کو جانا ہے۔

پل صراط پر سے سب کو گزرنا ہے اور وہاں سے لوگ گزریں گے، الگ الگ رفتاروں سے گزریں گے اور الگ الگ گناہوں کے نتیجے میں ان کے اعضا کٹتے بھی جائیں گے، روایت میں آتا ہے، اور گرتے بھی جائیں گے۔ کچھ پہنچیں گے، کچھ زخمی حالت میں پہنچیں گے، کچھ مکمل طور سے پہنچیں گے، کوئی لائٹ کی رفتار سے نکل کے پہنچ جائے گا اور پھر ایک جگہ جمع ہوں گے، اور اس جگہ جمع ہونے کے بعد ایک دوسرے کو سب معافی، تلافی کا ایک سسٹم ہوگا، اس مقام کو ' قنطرہ ' کہتے ہیں، جہاں سب جمع ہوں گے اور سب پرانے دنیا کے معاملات اللہ مٹادیں گے ان کے، اور پھر ایک دم خالص دل کے ساتھ سب جنت میں جائیں گے۔ سب بھول چکے ہوں گے اپنے ایک دوسرے کے بارے میں، سب کچھ! جو جائے گا جنت میں سب بھول چکا ہے، رنجشیں، غم، جھگڑے، فتنے، فساد، سب بھول جائے گا وہ! کیونکہ یہ سب ختم ہو جائے گا، یاد رکھیں۔

تو ہر کسی کو جہنم پہ پیش ہونا ہے، تو جو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں ڈال دیا گیا، تو پھر کامیاب ہو گیا وہ! تو ظاہر سی بات ہے ہم وہ اعمال دیکھ رہے ہیں جو اسے جہنم سے بچاتے ہیں، نجات دلاتے ہیں، جنت میں لے جانے کا وسیلہ اور ذریعہ بنتے ہیں، ہم کوشش کریں کہ ان اعمال کو ہم سمجھیں اور اپنی زندگی میں لاگو کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہم بھی انشاءاللہ العزیز ہم اور اپنی نسلوں کو جہنم کی آگ سے بچائیں، اسی پر میں اپنی باتوں کو ختم کروں گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم تمام کو ان اعمال کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ رب العزت ہماری ٹوٹی پھوٹی کوششوں کو قبول کرے، اللہ رب العزت جہنم کی آگ سے ہمیں پناہ اور نجات دے، اللہ رب العزت ہم کو جنت میں داخل کرے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ